ڈاکٹر ابصار احمد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کے اجتماعی نظام کا قصر رفیع جن بنیادوں پہ استوار ہے ان میں اخلاق کو اوّلین اہمیت حاصل ہے اگر اخلاق صحیح ہے اور انسان نے مخلوق خدا سے حفظ مراتب کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے اور انہیں قائم رکھنے کا اسلوب سیکھ لیا اور یہ معلوم کر لیا کہ کن لوگوں سے کس قسم کا معاملہ اور کیا برتاؤ کرنا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار ہونے والا ہے اور ان مشکلات پر قابو پالیا، جو اس سلسلے میں پیش آسکتی ہیں۔ ہمارے دین کی متعدد تعلیمات سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس شخص کا اخلاق و کردار اچھا نہیں وہ حقیقی ایمان سے بھی تہی دامن ہے۔ اخلاق کے وہ محاسن جنہیں بالخصوص علمی مباحث اور مسلکی معاملات کے ضمن میں پیش نظر رکھنا چاہیئے، عدل و اعتدال، رواداری، وسعت نظر و قلب اور اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیتیں ہیں۔ جن کے بغیر کوئی معاشرہ اندرونی خلفشار اور باہمی جنگ و جدال کی آماجگاہ بن سکتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات بھی اسی کے عین مطابق ہیں۔ جن میں ہمیں وحدتِ ملت اسلامیہ پر انتہائی زور ملتا ہے۔ اور فروعی معاملات میں مختلف گروہوں کے عقائد کے بارے میں رواداری اور وسعت نظر کی تاکید ملتی ہے۔ اگرچہ یہاں یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے کہ رواداری اس حد تک بڑھنی نہیں چاہیئے کہ وہ مداہنت میں تبدیل ہو جائے اور بنیادی تعلیمات و اعتقادات بھی اس کی بھینٹ چڑھا دیئے جائیں۔

سطور بالا کو ضبط تحریر میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین "حکمت قرآن" پر یہ امر ایک بار پھر واضح کر دیا جائے کہ رسالہ ہذا میں چھپنے والے تمام مقالات اور تحریریں اپنے لکھنے والوں کے علمی خیالات اور نظریات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ادارہ حکمت قرآن کا بحیثیت ادارہ ان تمام مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ اس جریدے میں وہ تمام تحریریں جگہ پاسکتی ہیں جن کے استدلال کا تانا بانا قرآن کی نصوص قطعی اور احادیث صحیحہ پر مشتمل ہو اور جملہ دعاوی اور قضیات

(باقی صہ۹ پر)